ایم کو بے دست و پا کریں۔ ورنہ کراچی جلتا رہے گا اور خون میں نہاتا رہے گا۔

آمد محرم الحرام

ماہِ محرم، حرمت والے چار مہینوں میں پہلا مہینہ ہے رجب، دوسرا اور ذوالقعدہ و ذوالحجہ بالترتیب تیسرا اور چوتھا ہیں، ان میں لڑائی جھگڑا اور قتل و فساد ممنوع ہیں بلکہ حرام ہے۔ یہ حرمت نبی رحمت ﷺ کی بعثت سے پہلے بھی تھی اور جاہلی عرب میں بھی اس کی پابندی کی جاتی تھی گو کہ مشرکین اس میں ردو بدل کرتے تھے۔ محرم الحرام کے آنے سے پہلے ہی، خوف کے سائے مطلع پاکستان پر پڑنا شروع ہو جاتے ہیں، حکومت امن کمیٹیاں قائم کرنا شروع کر دیتی ہے، علمائے اسلام کی کانفرنسیں منعقد ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ پولیس اور فوج اپنی پیٹیاں کسنا شروع کر دیتی ہیں ایسے لگتا ہے محرم نہیں کوئی قیامت آ رہی ہے۔ آخر یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں بھڑ نہ جائیں۔ جب شام کو اہل تشیع کے جلوس اپنی منزل پر پہنچ جاتے ہیں تو سبھی سکھ کا سانس لیتے ہیں اور وزرائے داخلہ اپنے حسن کارکردگی کی داد چاہتے ہیں۔ یہ سب لیپا پوتی ہوتی رہتی ہے مگر کوئی بھی حکومت مسئلہ کا کوئی حل نکالنے اور اسے قانونی شکل دینے کی طرف توجہ نہیں دیتی۔ ایسا کیوں ہے؟ حکومتوں کی نااہلی ہے جو حقائق سے اعراض کرتی ہیں اور شیعہ سنی "بھائی بھائی" کے نعرے لگواتی ہیں جبکہ یہ دونوں بھائی، اپنے اپنے دل میں نفرتوں اور کدورتوں کے الاؤ چھپائے ہیں بظاہر تو ان نفرتوں کو اصولی نہیں، فروعی اختلاف کہا جاتا ہے مگر یہ فروعی اختلاف اتنا شدید ہے کہ دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے کے خلاف مسلح ونگ قائم کر رکھے ہیں تاکہ بوقت ضرورت برادر کشی کی جا سکے۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ گلیوں سڑکوں پر سارا سال گھوڑے گزرتے ہیں اگر دس محرم کو شیعہ کے گھوڑے گزر جائیں تو کیا قیامت آ جائے گی۔ اہل سنت کے ایمان پر اس سے کیا منفی اثر مرتب ہوگا۔ اگر انہیں دس محرم کے مناظر نہیں بھاتے تو گھروں میں رہیں اور ادھر نہ جائیں جدھر سے یہ جلوس گزرتے ہیں۔ شیعہ کتب میں جو لکھا ہے، اس کا پڑھنا، ان پر فرض تو نہیں وہ نہ پڑھیں۔ وہ سینہ کوبی، زنجیر زنی، نوحہ خوانی اور آگ پر قدم زنی کرتے ہیں تو کرنے دیں۔ سینہ ان کا اپنا ہے جسم ان کا اپنا ہے پاؤں ان کے اپنے ہیں وہ ان پر جو کچھ کرتے ہیں، تمہارا کیا بگاڑتے ہیں یہ سب کچھ تو ہو گیا......خرابی اس میں نہیں......خرابی دراصل اس میں ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ اور صحابہ کرامؓ پر سب و شتم کرتے ہیں جو ناقابل سماعت و ناقابل برداشت ہے۔

لیکن یہاں بھی ایک علاج موجود ہے کہ ایسا کرنا دین شیعہ کی بنیادی ضرورت ہے کیونکہ تبریٰ ان کے دین کا رکن ہے وہ اس رکن پر عمل کرنے کے پابند ہیں ہم ان سے کسی بھی طرح امید نہیں رکھ سکتے کہ وہ تبریٰ نہ کریں گے